بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. L. No 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ

عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ایک آنہ

یوم پنجشنبہ — ۱۶ رمضان المبارک

جلد ۸/۴۳ — ۲۰ ہجرت ۱۳۳۳ھ — ۲۰ مئی ۱۹۵۴ء — نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۶ مئی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

ربوہ ۱۶ مئی - کل حضور کو پیٹ کے دائیں طرف درد رہا جو شام کو شدت اختیار کر گیا جس سے شبہ ہے کہ اپنڈے سائیٹس کا دورہ نہ ہو۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخار نہیں اور نہ ہی دوسری علامات اپنڈے سائیٹس کی ہیں۔ تاہم جگہ کے لحاظ سے اس کا ڈر ہے۔

ربوہ ۱۸ مئی - کل خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کو پیٹ کی درد میں افاقہ رہا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور امریکہ کے درمیان باہمی دفاعی امداد کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

فوجی امداد کے بدلہ میں پاکستان امریکہ کو اپنی خام اور نیم تیار اشیاء دے گا۔

کراچی ۱۹ مئی - آج تیسرے پہر امریکہ اور پاکستان کے درمیان باہمی دفاعی امداد کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور امریکہ کی طرف سے امریکی سفارت خانہ کے کونسلر مسٹر کے ایمرسن نے دستخط کئے۔ معاہدہ کی شرطوں کے تحت امریکہ پاکستان کو اس کی ضرورت کے مطابق فوجی سامان دیگا۔ اس امداد کو پاکستان اپنے داخلی تحفظ جائز دفاع اور اقوام متحدہ کے اجتماعی تحفظ کے پروگرام پر صرف کرے گا۔ پاکستان اسے کسی ملک کے خلاف جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکے گا۔

پاکستان اور امریکہ بین الاقوامی مفاہمت اور خیر سگالی کو فروغ دینے اور امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ پاکستان ان اقوام کے ساتھ جو امن عالم کے لئے خطرہ ہیں تجارت کو کنٹرول کرنے کے انتظامات میں بھی امریکہ کی امداد کرے گا۔ باہمی امداد کے اصول کے تحت پاکستان امریکہ کو اپنی خام اور نیم تیار اشیاء دے گا لیکن یہ اشیاء پاکستان کی داخلی اور تجارتی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر ہی دی جائیں گی۔ اگر کوئی فریق اس معاہدہ کو ختم کرنا چاہے گا۔ تو ایک سال کا نوٹس دے کر اسے ختم کیا جا سکے گا۔ کراچی اور واشنگٹن سے بیک وقت یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ اس معاہدہ سے پاکستان اور امریکہ کا فوجی اتحاد قائم نہیں ہوگا اور نہ پاکستان اس امر کا پابند ہو گا کہ وہ اپنے علاقہ میں امریکہ کو اڈے دے۔

معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اس معاہدے سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ امریکہ اور پاکستان میں فوجی اتحاد قائم نہیں ہوگا نیز امریکہ کی طرف سے اس کا مطالبہ نہیں کیا گیا یا تجویز پیش نہیں کی گئی۔ کہ اسے پاکستان علاقہ میں فوجی اڈے قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے زور دیا کہ معاہدہ نے قطعی واضح کر دیا ہے۔ کہ فوجی امداد کسی ملک کے خلاف جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہوگی۔ اور جس امدادی سامان کی پاکستان کو ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ امریکہ کو واپس کر دیا جائے گا۔

آپ نے کہا ہندوستان میں اس فوجی امداد کو طرح طرح کے معنے پہنائے جا رہے ہیں۔ لیکن اس وقت دنیا میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کے پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ بنو نوع انسان کی فلاح و بہبود اور امن قائم رکھنے کے لئے مل جل کر کام کیا جائے۔

امریکی کونسلر مسٹر کے ایمرسن نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ امریکہ کا جو وفد پاکستان کی فوجی ضروریات کا جائزہ لینے آیا تھا۔ اس کی رپورٹ کے مطابق ہی یہ فیصلہ کیا جا سکے گا کہ معاہدہ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کتنا بڑا فوجی مشن پاکستان بھیجا جائے۔ آپ نے کہا پاکستان کو جو سامان دیا جائے گا ہو سکتا ہے کہ وہ صرف امریکی نہ ہو۔ مسٹر ایمرسن نے کہا اس معاہدہ پر اس وقت دستخط ہوئے ہیں۔ جب کہ آزاد دنیا میں پاکستان کے متعلق خیر سگالی کا جذبہ بڑھتا جا رہا ہے۔

واشنگٹن میں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک اعلان ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پچھلے دنوں پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستی کا جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا ہے کہ پاکستان آزاد دنیا کے اجتماعی تحفظ کے نظام میں اہم کردار ادا کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔

مشرقی بنگال کی صورت حال کے بارہ میں مرکزی وزراء اور صوبائی وزراء اعلیٰ کی کانفرنس

کراچی ۱۹ مئی - آج صبح کراچی میں مرکزی وزراء اور صوبائی وزراء اعلیٰ کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اجلاس کی صدارت کی۔ مرکزی وزراء کے علاوہ پنجاب سرحد اور سندھ کے وزراء اعلیٰ نے اس میں شرکت کی۔ یہ اجلاس پانچ گھنٹے سے زیادہ جاری رہا۔ اس میں مشرقی بنگال کی موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ دفاع کے وزیر مملکت سردار امیر اعظم خان نے حالیہ فسادات کی رپورٹ پیش کی۔ آدم جی جوٹ ملز کے سانحہ کی تحقیقات کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے انہیں اور وزیر محنت ڈاکٹر عبد المطلب مالک کو ڈھاکہ بھیجا تھا۔ ہندوستان نے عالمی بنک کی نگرانی میں ہونے والی بات چیت کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر دریائے سندھ کے طاس کے پانی کو بھاکڑہ ننگل ڈیم کے لئے استعمال کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس میں اس فیصلہ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر بھی غور کیا گیا۔

ویٹ منہ حکام نے زخمی قیدیوں کے انخلاء کی رفتار سست کر دی

ہنوئی ۱۹ مئی - ہند چینی میں ویٹ منہ حکام نے ڈین بین فو سے فرانسیسی زخمیوں کے انخلاء کی رفتار سست کر دی ہے۔ فرانسیسی ہائی کمان کو خطرہ ہے کہ اس اقدام سے ممکن ہے کئی زخمیوں کی موت واقع ہو جائے۔ تیرہ سپاہیوں میں سے اب تک ہیلی کوپٹر کے ذریعہ تیس زخمی ہنوئی پہنچے ہیں۔

قانون کمیشن نے رپورٹ پیش کر دی

کراچی ۱۹ مئی - موجودہ قوانین میں ترامیم کرکے انہیں قرارداد مقاصد کے مطابق بنانے کے لئے جو قانون کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے اپنی پہلی عارضی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اس رپورٹ میں شہادت کے موجودہ طریق۔ اوقاف۔ شادی بیاہ اور دوسرے مختلف معاملات کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ اب اس رپورٹ کی سفارشات کے مطابق قرارداد مقاصد کی روشنی میں مسودہ قانون میں ترمیم کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

کراچی سٹاک ایکسچینج اور تجارتی اداروں کے نمائندوں کا اجلاس

کراچی ۱۹ مئی - مشرقی پاکستان کے صنعتی علاقوں میں فسادات سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر غور کرنے کے لئے کراچی سٹاک ایکسچینج اور تجارتی اداروں کے نمائندوں کا ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو ان عناصر کے خلاف سخت قدم اٹھانا چاہیئے۔ جنہوں نے ملک پر اتنی زبردست ضرب لگائی ہے نیز ان حادثات کی تحقیقات کرکے مجرموں کو سخت ترین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ صرف بھوکے رہنے کا نام نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَرُبَّ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں۔ جن کے لئے ان کے روزہ سے سوائے بھوک کے اور کوئی فائدہ نہیں۔ اور بہت سے رات کو کھڑے ہونے والے ہیں۔ جن کے لئے سوائے بیدار رہنے کے اور کوئی فائدہ نہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رمضان کے روزے اور حیلہ جو انسان

"تکلف کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں ہے۔" (فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۲۹)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۶ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

جماعت احمدیہ سرگودہا

ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب — جنرل سیکرٹری
مولوی محمد یار صاحب عارف — سیکرٹری تبلیغ
ملک بہادر خانصاحب — " مال
ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب — " تعلیم و تربیت
شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب — " آڈیٹر
مرزا عبدالحق صاحب — امین
چوہدری غلام محمد صاحب — سیکرٹری مال
" غلام محی الدین صاحب — " امور عامہ
" غلام احمد صاحب — " تعلیم و تربیت
" — امام الصلوٰۃ

کوٹ مومن سرگودھا

میاں رشید احمد صاحب — پریذیڈنٹ
شیخ دوست محمد صاحب — سیکرٹری مال
میاں نور الدین صاحب — " تبلیغ

گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا

ملک نبی محمد صاحب — پریذیڈنٹ
" سردار محمد صاحب — سیکرٹری تبلیغ

چک ۱۲ جنوبی سرگودھا

چوہدری سلطان احمد صاحب واہلہ — پریذیڈنٹ
" — سیکرٹری مال
ماسٹر چراغ الدین صاحب — " "
" — " تعلیم تربیت

چک ۹۸ شمالی سرگودہا

چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ — پریذیڈنٹ

چک ۹ پنیار سرگودھا

چوہدری جہاں خاں صاحب — پریذیڈنٹ
" " — سیکرٹری تعلیم و تربیت
" محمد عبدالمجید صاحب — " مال
عبدالحق صاحب — " تبلیغ و امین
چوہدری غلام رسول صاحب — " امور عامہ
محمد شفیع صاحب — " نشر و اشاعت
ماسٹر محمد اسلم صاحب بی۔ ایس سی — آڈیٹر
عبدالمجید صاحب — محاسب

چک ۳۸ جنوبی سرگودھا

چوہدری بشیر احمد صاحب — پریذیڈنٹ
" مبارک احمد صاحب — سیکرٹری مال
" محمد شفیع صاحب — " تبلیغ

چک ۱۷ جنوبی سرگودھا

چوہدری غلام قادر صاحب — پریذیڈنٹ
" نواب خانصاحب — نائب "
" محمد اقبال صاحب — سیکرٹری تبلیغ
" احمد خان صاحب — " تعلیم و تربیت
مولوی محمد دین صاحب — و مال و امام الصلوٰۃ

چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا

سید خادم حسین شاہ صاحب — پریذیڈنٹ
سید مفضل شاہ صاحب — سیکرٹری مال
مولوی احمد دین صاحب — " تبلیغ

چک ۸۷ شمالی سرگودھا

چوہدری غلام قادر صاحب — پریذیڈنٹ
" مبارک احمد صاحب — سیکرٹری مال

چک ۱۸ جنوبی سرگودھا

فضل الرحمٰن صاحب — پریذیڈنٹ
چوہدری محمد عالم صاحب — سیکرٹری مال
" احمد خانصاحب — " تبلیغ
" محمد شریف صاحب — " تعلیم و تربیت

چک ۴۶ شمالی سرگودھا

چوہدری بہادل بخش صاحب — پریذیڈنٹ
" عبدالحی صاحب — سیکرٹری مال
بھائی محمد الدین صاحب دوکاندار — " تبلیغ
مستری محمد الدین صاحب — امین

خوشاب ضلع سرگودھا

ملک شیر بہادر خانصاحب — پریذیڈنٹ
" " — سیکرٹری امور عامہ
مفتی محمد یوسف صاحب — " تبلیغ
مولوی عبدالکریم صاحب — " مال
" " — " تعلیم و تربیت
" — امام الصلوٰۃ
عبدالحفیظ صاحب — آڈیٹر
میاں عبدالحفیظ صاحب ولد محمد امیر صاحب — سیکرٹری ضیافت

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شائع شدہ کتب صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے طلب کی جا سکتی ہیں۔ جو دوست رمضان المبارک کے ایام میں خریدنا چاہیں گے۔ انہیں انشاء اللہ رعائتی قیمت پر دی جائیں گی۔ احباب کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

روزنامہ "الفضل" لاہور
مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۷ء

آنے والا مسیحؑ

ہم نے الفضل میں اب تک اس امر کے متعلق کہ آنے والا مسیحؑ وہی مسیحؑ ہوگا۔ جو آج سے دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل میں مبعوث ہوا تھا۔ یا اس کا مثیل ہوگا۔ انہیں حدیثوں سے استدلال کیا ہے۔ جو سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنے تیسرے بیان کے ضمیمہ میں درج کی ہیں۔ جو انہوں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں داخل کیا ہے۔

ہم نے ان احادیث کے بعض مضامین لیکر اور کسر صلیب و قتل خنزیر کے متعلق علامہ ابن حزم کی اس تشریح کو لیکر جس کو مودودی صاحب نے ہی اپنے اس بیان میں پیش کیا ہے۔ اور اس تشریح کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آنے والا مسیحؑ جس کے آنے کی خبر احادیث نبوی میں دی گئی ہے۔ بالضرور وہی مسیحؑ نہیں بلکہ اس لحاظ سے کہ یہ پیشگوئی رویا یا کشف کے رنگ میں ہے۔ اگر کسر صلیب اور قتل خنزیر کو نصرانیت کا (Symbol) مانا جائے۔ جیسا کہ علامہ ابن حزم نے مانا ہے۔ تو لازم آتا ہے۔ کہ مسیحؑ کو بھی وہی مسیحؑ نہ مانا جائے۔ جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ جس طرح کسر صلیب اور قتل خنزیر نصرانیت کا (Symbol) ہے۔ اسی طرح مسیحؑ کا نام بھی اس آنے والے کو ظاہر کرتا ہے۔ جس میں مسیحؑ کی خو بو اور اخلاق ہوگا۔ جس کو ہم مثیل مسیحؑ کہہ سکتے ہیں۔

ذیل میں ہم اپنے اس نظریے کی تائید میں کہ جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آنے والے مسیحؑ کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ وہ رویا یا کشف میں آپ کو دکھایا گیا ہے۔ ایک ایسی حدیث درج کرتے ہیں۔ جس کو سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے بیان میں پیش نہیں کیا۔ مگر جس کی صحت سے انکار کرنا مشکل ہے کیونکہ اس کے تمام راوی ایسے ہیں۔ جن پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ نے اپنے موطا میں بیان فرمائی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف مصفّٰی جلد ثانی صفحہ ۲۹۵ پر بمعہ فارسی ترجمہ درج کی ہے۔ ہم اصل حدیث اور شاہ صاحب کا ترجمہ دونوں بیان نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا۔

مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ارانی اللیلة عند الكعبة فرائیت رجلاً ادم کاحسن ما انت راءٍ من ادم الرجال له لمّة کاحسن ما انت راءٍ من اللمم قد رجّلها فهی تقطر ماء متكئاً علی رجلین او علی عواتق رجلین یطوف بالكعبة فسالت من هذا قیل لی هذا المسیح ابن مریم ثم اذا انا برجل جعدٍ قططٍ اعور العین الیمنیٰ كانها عنبة طافیة فسالت من هذا قیل لی هذا المسیح الدجال

رسول اللہ فرمود بخواب مے بینم خود را امشب نزدیک کعبہ پس دیدم مردے رنگ او سفیدی بسیاہی آمیختہ مانند نیکوترین آنچہ دیدہ باشی از مردانے کہ رنگ سفیدی باسیاہی آمیختہ باشند مراو را موئی سراست مانند نیکوترین آنچہ دیدہ باشی از موئے سر شانہ کردہ است آں را پس ازاں موئے میچکد آب تکیہ کردہ بر کتف دو مرد طواف میکرد بکعبہ پس پرسیدم کیست ایں شخص گفتہ شد مرا ایں مسیح ابن مریم است۔ بعد ازاں ناگاہ من رو برم بشخصے زنگولہ موئے بنہایت رسیدہ پیچش موئے کور است چشم راست او گویا چشم او دانہ انگور است از آب برآمدہ پس پرسیدم کیست ایں۔ گفتہ شد ایں مسیح دجال است۔

(مصفّٰی جلد ثانی صفحہ ۲۹۵)

باب ما اکرمه الله تعالیٰ برؤیة الجنة والنار والمسیح ابن مریم علیه السلام وغیر ذالك۔

اردو ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ آج رات رؤیا میں میں نے اپنے آپ کو کعبہ کے پاس دیکھا۔ تو وہاں میں نے ایک لمبے گندم گوں رنگ والے انسان کو دیکھا جیسا تو نے کسی بہترین گندمی رنگ والے کو دیکھا ہو۔ اس کے ایسے بال تھے۔ جیسے کہ تو نے کسی کے بہترین بال دیکھے ہوں۔ اس نے بالوں کو کنگھی کی ہوئی تھی۔ اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لئے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے اچانک ایک اور شخص کو دیکھا جس کے گھنگھریالے سیاہ بال تھے۔ اور دائیں آنکھ کانی اور انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ تو بتایا گیا۔ کہ یہ مسیح الدجال ہے۔

اس حدیث کے شروع کے دو لفظ ارانی اللیلة۔ یعنی میں نے رات کو رویا میں دیکھا۔ اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھایا گیا۔ جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ عالم خواب میں یا زیادہ سے زیادہ عالم کشف میں دکھایا گیا تھا۔ بلکہ خود وہ واقعہ جو اس میں بیان کیا گیا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ عالم رویا یا عالم کشف میں دیکھا ہے۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں۔ جیسا کہ عام عقیدہ ہے۔ تو ان کا بجسد عنصری کعبہ میں موجود ہونا اس امر کا مستلزم ہوگا۔ کہ آپ آسمان سے اس گھڑی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو دیکھا۔ آسمان سے اتر آئے تھے۔ تو آپ کا پہلا نزول ماننا پڑے گا۔ اور دوسرا نزول اس عقیدہ کے مطابق ابھی ہونے والا ہے۔

پھر کعبہ میں آپ نے صرف مسیح علیہ السلام ہی کو اس رات نہیں دیکھا۔ بلکہ مسیح الدجال کو بھی دیکھا۔ اس معنی کے لحاظ سے سید ابوالاعلیٰ کی مسیح الدجال کے متعلق یہ تشریح خود بخود غت ربود ہو جاتی ہے۔ جو انہوں نے اپنے اس تیسرے بیان میں فرمائی ہے کہ

(۳) احادیث میں نزول مسیح کی غرض اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ آخر زمانہ میں ایک عظیم الشان دجال (فریبی اور جعلساز آدمی) اپنے آپ کو مسیحؑ کی حیثیت سے پیش کرے گا۔ اور یہودی اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ اور اس کا فتنہ دنیا میں بہت بڑی گمراہی اور ظلم و ستم کا موجب بن جائے گا وغیرہ۔

ظاہر ہے کہ اگر اس توجیہہ کو صحیح مانیں اور یہ مانیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو مسیح الدجال کو کعبہ میں دیکھا۔ وہ اصل یہی مسیح الدجال تھا۔ جس کا ذکر سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے فرمایا ہے۔ تو یہ ماننا لازم ہوگا۔ کہ مسیح الدجال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں پیدا ہو چکا ہوا تھا۔

اور اگر یہ مانا جائے۔ کہ رویا یا کشف میں آئندہ پیدا ہونے والے کی شکل دکھائی گئی ہے۔ تو لازماً یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ مسیح الدجال جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھایا گیا ہے۔ ایک تمثیلی (Symbolic) نظارہ تھا۔ جس سے مراد نصرانی قوم ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو مسیح الدجال کہا گیا ہے۔ اس حدیث سے بھی تین صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) ابن مریمؑ اور مسیح الدجال دونوں حقیقی دکھائے گئے۔

(۲) ابن مریمؑ حقیقی اور مسیح الدجال تمثیلی اور بالعکس

(۳) ابن مریمؑ اور مسیح الدجال دونوں تمثیلی ہیں۔

پہلی صورت میں مسیح الدجال کو بھی کم از کم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ سے لیکر اب تک زندہ ماننا پڑے گا۔ دوسری صورت میں کوئی ایسا قرینہ حدیث میں نہیں کہ مسیح ابن مریمؑ کو تمثیلی اور مسیح الدجال کو حقیقی نہ مانا جائے۔ تیسری صورت میں کوئی الجھن نہیں رہتی۔ ابن مریمؑ اور مسیح الدجال دونوں کا تمثیلی ہونا ہر طرح جائز ہے۔ نہ عقل اس پر معترض ہو سکتی ہے۔ اور نہ شریعت۔ اور جیسا کہ ہم حدیث کے شروع کے الفاظ اور حدیث کے بیان کی شہادت سے واضح کر چکے ہیں۔ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رویائے صادقہ یا کشف پر مبنی ہے۔ اور چونکہ امام مالک علیہ الرحمۃ کا موطا احادیث کا سب سے پہلا اور مستند مجموعہ ہے۔

اور یہ مسیح اور مسیح الدجال کے متعلق پہلی واحد حدیث ہے۔ جو ایسے مجموعہ میں درج ہوئی ہے۔ اس حدیث کے سلسلہ سند کے متعلق علمائے حدیث کی رائے ہے۔ کہ یہ سلسلۃ الذہب یعنی سونے کی زنجیر ہے۔ اس لئے یہ عقلی بات ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تمام احادیث کو اسی حدیث کی روشنی میں پرکھا جائے۔ اور ان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رویائے صادقہ یا کشف مانا جائے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی جان بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میں عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہوں میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ بشیر احمد سیالکوٹی۔

(۲) خاکسار کا لڑکا محمد ارشاد بشیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر عرصہ تین ماہ سے بعارضہ کھانسی بیمار ہے احباب تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم از تھانہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ۔ (۳) میری چھوٹی ہمشیرہ اور بھائی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں نیز میرے والد صاحب لمبے عرصے سے ایک مقدمے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناصر احمد ارشد ریڈر نائب تحصیلدار حصول اراضی ڈی۔ جی۔ خان لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

عیسائیت میں حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کی اہمیّت

محمد شفیع اشرف

اپنے ایک گزشتہ مضمون میں میں اس امر کو واضح کر چکا ہوں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں واضح طور پر ایک موعود ہستی کی خبر موجود ہے۔ جسے کہ آخری پُرآشوب زمانہ میں اسلام کی فلاح و ترقی کو اسی کی آمد سے وابستہ کیا گیا ہے۔

بدقسمتی اور کوتاہی سے مسلمانوں کی اکثریت نے اس موعود ہستی سے مراد حضرت عیسےٰ ابن مریم کو ہی خیال کیا۔ اور محض اس خیال کو درست سمجھنے کے لئے لازماً انہیں یہ عقیدہ بھی اختراع کرنا پڑا۔ کہ وہ آج تک زندہ و سلامت موجود ہیں۔ اور چونکہ اس کرۂ ارضی پر تو ان کا نام و نشان مفقود تھا لہٰذا انہوں نے بڑی آسانی سے چوتھے آسمان کو ان کی قرارگاہ قرار دے دیا اور بقول ع

تا ثریا مے رود دیوار کج

کے مطابق بالآخر ایک ایسا عقیدہ ظہور میں آیا جس نے بجائے اسلام کے حق میں مفید ہونے کے اسلام کو سراسر نقصان پہونچایا اور اس کے مقابلہ میں عیسائیت جس کی بنیاد ہی مسیح کی حیات کے مفروضہ پر تھی۔ اس کی بنیادوں کو اور زیادہ مضبوط کر دیا۔ اور اس کی فروغ و اشاعت کا سبب بنا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں یہ عقیدہ پیدا نہ ہوتا۔ اور اس کی بجائے وہ قرآن مجید اور احادیث نبوی پر تدبر کے بعد اس مسئلہ کی اصل روح کو سمجھتے اور یقین کرتے کہ اماماکم منکم کا مصداق امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا جو امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے عیسوی صفات سے متصف ہوگا۔ تو یقیناً اسلام کے گھر کو اسلام ہی کے چراغ سے اس طرح آگ نہ لگتی۔ اور عیسائیت کو بھی اس طرح پھلنے اور پھولنے کا موقعہ نہ ملتا۔

خود عیسائیت میں اس عقیدہ کی کیا اہمیت ہے اور اسکے لئے کتنی بنیادی حیثیت رکھتا ہے؟ آج کے مضمون میں میں اس امر پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ قارئین اس سے کسی حد تک اندازہ لگا سکیں گے کہ کس طرح موجودہ عیسائیت کی عمارت صرف اسی سہارے پر قائم ہے کہ اس کا بانی مسیح انیس سو سال سے آسمان پر زندہ موجود ہے۔ اور وہی دوبارہ اس دنیا میں نزول فرمائے گا۔ نیز یہ کہ اگر مسیح کی وفات تسلیم کر لی جائے۔ تو اسی میں عیسائیت کی موت اور اسلام کی زندگی ہے۔ اور پھر جس مقدس ہستی نے آ کر اس امر کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ اور کسر صلیب کے طور پر دلائل و براہین سے مسیح ابن مریم کی وفات کو ثابت کیا ہے۔ آیا اس نے واقعی اسلام کی خدمت کی ہے۔ اور عیسائیت کو زک پہنچائی ہے یا ان مسلمان کہلانے والے علماء نے جنہوں نے بڑے دھڑلے سے اس امر میں عیسائیوں کی ہم نوائی کی۔ کہ اسلام کی اصلاح کے لئے بھی مسیح ناصری ہی آئیں گے۔ جو آج تک آسمان پر زندہ و پائندہ موجود ہیں۔

سو جاننا چاہیئے کہ جس طرح پہلے اشارۃً بیان کیا جا چکا ہے۔ موجودہ عیسائیت کی تمام تر بنیاد درحقیقت "حیات مسیح" کے عقیدہ پر ہے کیا اسکے اصول اور کیا اس کے فروع۔ ان تمام کا مدار صرف اور صرف اس ایک بات پر ہے کہ مسیح مردوں میں سے جی اٹھا۔ اور آج تک آسمان میں زندہ ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت صرف اسی امر سے واضح ہے۔ کہ اگر اسے آج عیسائیت سے خارج کر دیا جائے۔ تو عیسائیت کی ساری عمارت دھڑام سے نیچے آ گرتی ہے۔ خود عیسائی مصنفین کو یہ اعتراف ہے۔ اور انہیں یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ اگر ہم مسیح کی قیامت اور حیات کے قائل نہ ہوں۔ تو ہمارا ایمان ہمارے لئے سراسر غیر مفید اور بے فائدہ ہے۔

پولوس کا قول

مشہور رسول پولوس "حیات مسیح" کی اہمیت ا۔ کرنتھیوں $\frac{۱۵}{۱۲ تا ۱۵}$ میں یوں بیان کرتا ہے کہ

"پس جب مسیح کی یہ منادی کی جاتی ہے کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا۔ تو تم میں سے بعض کہتے ہیں کہ مردوں کی قیامت ہے ہی نہیں اگر مردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے۔ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اس نے مسیح کو جلایا۔ حالانکہ نہیں جلایا۔"

علاوہ ازیں اگر ذرا بھی غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ عیسائیت کے دوسرے بنیادی مسائل کا اصل مدار بھی یہی خیال ہے

عیسائیت کے بنیادی اصول

عیسائیت کے بنیادی مسائل اور اصول جن پر عیسائیت کی تمام عمارت کھڑی ہے تین ہیں ان میں سے پہلا اصل "تثلیث" ہے۔ یعنے یہ عقیدہ کہ "تین اقنوم ہیں

(۱) باپ یعنے جو عرف میں خدا کہلاتا ہے

(۲) بیٹا یعنے مسیح ناصری جو "انسان" ہو کر دنیا میں نازل ہوا

(۳) روح القدس جو باپ اور بیٹے کے درمیان واسطہ ہے۔

دوسرا اصل عیسائیت کا "الوہیت مسیح کا عقیدہ" ہے۔ یعنے یہ عقیدہ کہ مسیح ناصری گو انسان کے لباس میں اترا تھا۔ لیکن فی الحقیقت وہ خدا یعنے خدا کا بیٹا تھا۔ اور خدا نے اسکو اس دنیا میں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ اپنی قربانی سے تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے نجات بخشے۔

تیسرا بہت بڑا اصول عیسائیت کا "کفارہ" ہے یعنے یہ کہ مسیح ناصری نے صلیب پر جان دیکر نوع انسان کے لئے ایک بہت بڑی قربانی دی۔ اور اس طرح تمام ان لوگوں کے گناہ جو اس کی اس موت پر ایمان لائے۔ اس نے اپنے سر پر اٹھا لئے۔ اور تین دن تک اس پر موت وارد رہی۔ پھر وہ زندہ ہو کر پہلے کی طرح اپنے باپ کے دائیں ہاتھ آسمان پر جا بیٹھا۔ مشہور رسولی عقیدہ میں اس کا یوں ذکر آتا ہے کہ

"اس نے ہماری نجات کے واسطے دکھ اٹھایا۔ عالم ارواح میں اتر گیا۔ تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔
"آسمان پر چڑھ گیا۔ اور خدا قادر مطلق باپ کے دہنے بیٹھا ہے۔ وہاں سے وہ زندوں اور مردوں کی عدالت کرنے کے لئے آنے والا ہے۔"

(دعائے عام صفحہ ۲۵)

عیسائیت کے بنیادی اصول کا اصل مدار

ان عقائد پر اگر معمولی سا غور بھی کیا جائے تو ہر ایک میں ہمیں یہی بنیاد ملے گی۔ کہ مسیح ناصری بہرحال زندہ ہیں۔ ورنہ یہ عقائد خود غلط تسلیم کرنے پڑیں گے۔ اگر ہم یہ خیال کریں کہ مسیح مردہ ہے۔ اور وہ دوسرے مرنے والوں کی طرح صلیب پر ہمیشہ کے لئے فوت ہو گیا یا طبعی موت سے اس نے وفات پائی۔ تو اسے الوہیت کی صفات سے متصف کرنا کہاں کا انصاف ہوگا۔ اگر مسیح میں الوہیت کی معمولی پائی جاتی ہو۔ تو پھر تو اس پر موت وارد نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر مسیح کو الوہیت کا حامل قرار دینا ہے۔ تو ضروری ہے کہ اس کے حی و قیوم ہونے کو تسلیم کیا جائے۔ پس اس لئے بھی عیسائیوں کو لازمی طور پر "حیات مسیح" کی اہمیت تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

اسی طرح اگر ہم مسیح کی حیات کے بلکس اس کی وفات ثابت کر دیں۔ اور اس کی الوہیت کا ابطال کر دیں۔ تو تثلیث جسکا ایک رکن وہ ہے خود بخود ختم ہو جائے گی۔ کیونکہ جس مفروضہ میں خود اس کا وجود اہ تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً اس کی الوہیت کے ابطال سے فوراً باطل ہو جائے گا۔ پس تثلیث کی سلامتی کے لئے بھی عیسائیوں کو "حیات مسیح" کا تصور بھی بہرحال اپنانا پڑتا ہے۔

اسی طرح کفارہ کا مسئلہ ہے۔ اول تو خود اس کی بنیاد بھی الوہیت مسیح پر ہی ہے۔ کیونکہ اس کی بشریت میں تو یہ طاقت تسلیم نہیں کی جاتی۔ اور ویسے بھی اگر مسیح پر ہمیشہ کی موت ہی تصور کر لی جائے۔ تو پھر دوسروں کی نجات رہی خود اس کی الوہیت سے بھی عیسائیوں کو ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مسیح کی معصومیت سے بھی منکر ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ مسیح کی معصومیت کی بنیاد بھی یہی امر ہے۔ (باقی)

پاکستان — اور — چودھری محمد ظفر اللہ خاں

ہیمبرگ جرمنی کے ایک ہفتہ وار علمی رسالہ Der Spiegel کی ۳۱ ۳ ۵۴ کی اشاعت میں مندرجہ ذیل مضمون شائع ہوا ہے:۔

(چوہدری) ظفر اللہ خاں کی مغربی ممالک میں اسلامی دنیا کی سیاست کا ماہر نمائندہ ہونے کی حیثیت کو شہرت ہے ان کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) وہ ایک سچے اور حقیقی مسلمان ہیں۔ پاکستان میں معرضِ وجود میں آنے والی ایک اسلامی اور علمی جماعت کے ممبر ہیں۔

(۲) مشرقی سیاست کی مشہور بیماری corruption سے پاک ہیں۔

(۳) وہ کمیونزم کے حقیقی دشمن ہیں۔

(۴) وہ ایک ایسے سیاستدان ہیں۔ جو کہ موجودہ سیاسی گتھیوں کو سلجھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پاکستان کی نمائندگی کے سلسلہ میں ان کی بڑی کوشش اسلامی ممالک میں رابطہ اتحاد پیدا کرنا ہے۔ اور امریکہ اور انگلینڈ اور دیگر مغربی ممالک کی اسلامی ممالک میں Colonisation کی پالیسی کے خلاف جدوجہد کرنا ہے، بالخصوص مراکو۔ ٹیونس اور اسی طرح مصر اور مشرقی افریقہ میں آزادی کی جدوجہد کی نمائندگی کرنے میں انہوں نے خاص حصہ لیا ہے۔ بمشکلات اور orthodox ملانوں کی اُسی مخالفت کے باوجود کہ ظفر اللہ خاں پاکستان کو ایک نئے Dollar Impirialism کی غلامی میں جکڑنے میں کوشاں ہے۔ انہوں نے امریکہ سے گورنر جنرل غلام محمد اور کمانڈر انچیف محمد ایوب خاں کے ہمراہ پاکستان کے لئے ملٹری ایڈ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ۱۹۵۳ء کے آخر میں انہوں نے مشرق قریب کا سفر اختیار کیا۔ اور تہران۔ انقرہ اور Transjordon کا دورہ کیا۔ انہوں نے عراق کے بادشاہ شاہ فیصل کے دورہ پاکستان کے لئے زمین تیار کی۔ اور اسی طرح شاہ سعود آف سعودی عربیہ کے دورہ پاکستان کے سامان بہم پہنچائے۔

وہ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

انہوں نے . . . . ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"دنیا کو امن کی امید رکھنی چاہیئے۔ اور میرا یقین ہے۔ کہ اس زمانہ میں حضرت احمدؑ کی آمد اس بات کی ضامن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری تباہی کا ارادہ نہیں رکھتا۔"

حضرت احمدؑ سے ان کی مراد حضرت مرزا غلام احمدؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے بانی ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں حضرت احمدؑ نے اعلان کیا۔ "اللہ تعالیٰ قادر و توانا نے ارادہ کیا ہے۔ کہ انسانی روحیں جو کہ دنیا کے مختلف علاقوں یورپ اور ایشیا میں رہتی ہیں۔ اور جو سچی تڑپ اور جذبات سے معمور ہیں۔ کو ایک خدا کی طرف کھینچے۔ اور ایک ہی مذہب میں اکٹھا کرے میری آمد کا دنیا میں یہی مقصد ہے۔"

حضرت احمدؑ کی تعلیم باقی مسلمانوں سے ایک اہم امر یعنی جہاد میں اختلاف رکھتی ہے۔ انہوں نے اسلام کی امن اور صلح کے ذرائع کے ساتھ اشاعت کو جہاد قرار دیا۔ orthodox علماء نے فوراً ان کے خلاف آواز بلند کی۔ انہوں نے احمدیوں کو مساجد میں داخل ہونے سے روکا۔ اور ان کی مخالفت کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ بعض ملانوں نے یہ افواہیں اڑانی شروع کر دیں۔ کہ احمدی انگریزوں کی Secret Agencies کے ایجنٹ ہیں۔ اور ان پر الزام لگایا۔ کہ انہوں نے عیسائیوں کی شیطانی ایجادوں یعنی ریل گاڑی۔ موٹر کار۔ اور موجودہ میڈیکل سائنس کو اسلامی دنیا میں رائج کرنے کی حمایت کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ممبران خاص طور پر علمی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ مغربی دنیا کی ایجادات سائنس اور اسلامی تعلیمات کے حسن کے درمیان کوئی تفاوت نہیں دیکھتے۔ دنیا کے سیاسی حلقوں میں مندرجہ ذیل امور کا خاص چرچا ہے۔ ۱۹۴۰ء میں ظفر اللہ خاں نے برطانوی حکومت کو اس خبر سے حیران کیا۔ کہ شاہ جارج ششم پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ بادشاہ سلامت کی لکنت اسی وجہ سے ہے نہ کہ Nerves کی خرابی کے باعث۔ جیسا کہ برطانوی ڈاکٹروں کا خیال تھا انہوں نے اس وقت کے وزیر اعظم چرچل کو ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ یہ خبر انہوں نے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سے حاصل کی ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ جب فی الحقیقت جون ۱۹۵۱ء میں وہ پھیپھڑوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر بعد میں فوت ہوئے۔ تو ظفر اللہ خاں صاحب نے کہا۔ کہ برطانوی ڈاکٹر اس بات کا اس وقت اعتراف نہیں کرتے تھے۔ بہرحال اس سال کے بعد یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے نیک بندوں کو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ ایک اسی قسم کا خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت ظفر اللہ خاں صاحب ایک پیش آنے والے وقوع پذیر واقعہ میں دیکھتے ہیں آپ گذشتہ سال اکتوبر میں نیویارک اور واشنگٹن میں امریکی حکومت سے پاکستان کے لئے فوجی امداد کے سلسلہ میں گفت و شنید کر رہے تھے۔ کہ انہیں امام جماعت احمدیہ کا پیغام ملا۔ کہ انہیں عنقریب مشرق سے مغرب کی طرف جاتے ہوئے حادثہ پیش آئے گا۔" جب اس رویا کے پورا ہونے کا وقت آیا۔ تو وہ فی الحقیقت مشرق سے مغرب کی طرف سفر کر رہے تھے۔ یہ ریل کا حادثہ ۱۲ جنوری کو لاہور سے کراچی جانے والی ریل پر وقوع پذیر ہوا۔ جبکہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ اور وہ صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ اچانک ان کی گاڑی کو دھکا لگا۔ اور وہ گر گئے۔ ان کی گاڑی میں بعض لوگ آئے۔ اور انہیں بتایا کہ گاڑی کو آگ لگ گئی ہے۔

مسائل زکوٰۃ اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا فرض

عہدہ داران جماعت کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ تمام افراد جماعت کو ضروری مسائل زکوٰۃ سے واقف کرتے رہیں۔ تاکہ مسئلوں کی لاعلمی کی وجہ سے جماعت کے کسی فرد سے کسی فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس زمانہ میں مالی قربانی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ان کے متعلق یہ تو خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں سستی کر سکتے ہیں۔ لیکن مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ سب سے پہلے جماعتوں کے امراء صدر اور سیکرٹریان مال خود مسائل کی واقفیت حاصل کریں۔ اس غرض سے نظارت بیت المال نے تمام جماعتوں کو ضروری مسائل زکوٰۃ پر مشتمل ایک رسالہ زکوٰۃ بھجوایا ہوا ہے۔ جس میں باقاعدہ اسناد کے ساتھ مسائل درج کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ عہدہ داران کا فرض رہ جاتا ہے۔ کہ وہ اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ضروری مسائل افراد جماعت کے ذہن نشین کراتے رہیں۔

مجھے یہ احساس ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تاجر صاحبان خصوصاً کمپنیوں کے مالک زکوٰۃ کی ادائیگی میں مسائل کا پورا لحاظ نہیں رکھتے۔ بعض کو یہ بھی غلط فہمی ہے۔ کہ زکوٰۃ صرف اسی صورت میں واجب ہوتی ہے۔ جبکہ تجارت میں منافع ہو رہا ہو۔ حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے۔ کہ منافع کے علاوہ خود راس المال پر خواہ وہ نقدی کی صورت میں ہو۔ یا جنس کی صورت یا دین اور قرض کی صورت میں (جس کی واپسی کی امید ہو) سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

پس تاجروں کو مسائل کا اچھی طرح علم دینا بھی عہدہ داران کے ذمہ ہے۔ لمیٹڈ کمپنیوں میں مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ پر جس سے وہ کمپنی چل رہی ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً اور اس کی ادائیگی میں کسی حصہ دار کو اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسی کمپنیوں کے مالک الا ماشاء اللہ سب مسلمان ہیں۔ جن پر اس فریضہ کی ادائیگی واجب ہے۔

یہ امر ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی فرد کو کوئی رقم بطور امانت کسی فرد کے پاس یا کسی بنک میں یا کسی اور ادارے میں جمع ہو۔ جب وہ نصاب کی حد تک اور ایک سال کا عرصہ اس پر گذر جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائیگی۔

ایک غلطی اس وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ کہ بعض لوگ چندہ جات کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ اپنی جگہ ہے۔ اور دیگر چندے اپنی جگہ ہیں۔

ہم پر مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ ان سب کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اسلام ہمیں مختلف عبادتوں کا حکم دیتا ہے۔ نماز کا حکم ہے اور پھر روزہ کا حکم ہے۔ اب کوئی شخص نمازیں تو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ لیکن روزہ اس لئے نہ رکھے کہ جب میں نمازیں پنجگانہ ادا کرتا ہوں۔ پھر مجھے روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا روزے رکھے۔ لیکن نماز ادا نہ کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو غلطی خوردہ سمجھیں گے۔ کیونکہ روزہ اپنی جگہ ہے۔ اور نمازیں اپنی جگہ۔ اور دونوں کی ادائیگی مومنوں پر لازم ہے۔

چونکہ دوسرے چندے زکوٰۃ کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ چندے زکوٰۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔

ایک اور بات دوستوں کے ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ میں آنی چاہئیں۔ تاکہ امام وقت قرآن مجید کے احکام کے ماتحت اسے خود اپنی نگرانی میں اور اپنے حکم سے مستحقین میں تقسیم کروا سکیں۔

پس عہدہ داران کو ایک دفعہ پھر اس فرض کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو مسائل زکوٰۃ سے واقف کریں۔ اور جن دوستوں کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ ان سے وصول کر کے رقوم مرکز سلسلہ میں جلد بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

احرار کارکن اور راہنما بلاشبہ ہماری ریاست کے امن و تحفظ کو اندر ہی اندر تباہ کرنے کے درپے ہیں!

(سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا)

احراریوں نے احمدیوں کے خون کی قیمت پر سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر یہ شرانگیز رویہ اختیار کیا (میاں انور علی ڈی آئی جی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب

[illegible]

بلاک ۹ مہر بانسانی البازار میں سے ہوتے ہوئے یہ جلوس پھر کچہری بازار میں آ نکلا جہاں ایک اور اتنا ہی بڑا جلوس پہلے سے آ رہا تھا۔ دونوں جلوس بعد مولوی محمد عبد اللہ احراری اور عبد الرشید اشک کی ہدایت پر اکٹھے ہو کر میونسپل گارڈن کی سمت چلے۔ عبد الرشید اشک نے گول چوک میں جلوس سے خطاب کیا۔ اور لوگوں سے کہا۔ کہ وہ منتشر نہ ہوں۔ بلکہ منظم رہ کر اپنے مجوزہ راستے پر چلیں۔ جلوس نے اینٹی ظفر اللہ خان اور اینٹی احمدیت نعرے بڑے زور شور سے لگائے۔ ایک دفعہ تو یوں معلوم ہوتا تھا جیسے امن و قانون اور ضبط و نظم کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اس روز جمعہ کی وجہ سے تمام دوکانیں بند تھیں۔ احرار نے جلوس نکالنے کے لئے دانستہ طور پر چھٹی کا دن چنا تھا جلوس جب کچہری بازار کے چوک میں پہنچا۔ تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اسے دیکھا۔ احرار کا یہ جلوس دن کے ڈیڑھ سے ڈھائی بجے تک رہا۔ میونسپل گارڈن میں پہنچ کر اس نے ایک جلسہ عام کی صورت اختیار کر لی۔ مولوی محمد عبد اللہ اور عبد الرشید اشک نے یکے بعد دیگرے اس سے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد پانسو سے کم کسی وقت بھی نہ تھی۔ دونوں مقررین نے سر ظفر اللہ خان۔ مرزا محمود احمد اور احمدیت کے خلاف کامیاب جلوس نکالنے پر حاضرین کو مبارکباد دی۔ اس پر سب نے پھر "سر ظفر اللہ مردہ باد" "مرزائیت مردہ باد" "مرزا بشیر الدین مردہ باد" کے نعرے بلند کئے۔ پھر حاضرین منتشر ہونے لگے۔

مولوی محمد عبد اللہ احراری، مولوی صالح محمد اور عبد الرشید اشک کے علاوہ جلوس کے سب سے سرگرم ارکان جو اس کے آگے آگے چلتے اور اینٹی ظفر اللہ اور اینٹی مرزائیت نعرے لگواتے رہے حسب ذیل تھے:۔

(۱) عبد الحمید ولد محمد عمر ارائیں سکنہ بلاک نمبر ۱۱ سرگودھا شہر

(۲) بہاء اللہ ولد عطاء اللہ کشمیری سکنہ بلاک نمبر ۱۰ سرگودھا شہر

(۳) اللہ رحم ولد اللہ ماہی جنگڑ تاجر لکڑی سکنہ بلاک ۱۷ سرگودھا شہر

(۴) مجید ولد اللہ بخش گجراتی درزی سکنہ بلاک ۴ سرگودھا شہر

(۵) یونس ولد عبد الرحمن ارائیں سکنہ بلاک ۳ سرگودھا کشمیری۔

(۶) احسان احمد دوکاندار بلاک نمبر ۲ سرگودھا شہر

سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا نے اس شہر میں ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کو ہونے والی "استحکام پاکستان احرار کانفرنس" کے متعلق اپنے ۲۰ مارچ کے میمورنڈم نمبر ۵۰۸۷/۷ میں مزید لکھا:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ احرار کارکن اور رہنما ہماری ریاست کے امن و تحفظ کو اندر ہی اندر تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ اور احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں دیتے بظاہر ان کا مقصد احمدیوں ان کے خلیفہ اور سر ظفر اللہ خان کی مذمت کرنا ہے۔ لیکن ان کا حقیقی مدعا ملک میں بد امنی اور لاقانونیت پیدا کرنا ہے۔ احرار رہنما کتنی ہی مسجدوں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کے امام اور خطیب بنے بیٹھے ہیں۔ ان کے سرغنہ خود تو پیچھے رہتے ہیں اور دوسروں کو دین اور ہمارے نبی کے نام پر احمدیوں کے خلاف ابھارتے ہیں۔ مولوی محمد شفیع احراری خطیب جامع مسجد سرگودھا ان کے رہنماؤں میں سے ہیں۔ امکان یہ ہے کہ ان کے نعروں اور تقریروں سے جوش میں آ کر بعض سادہ لوح مسلمان سرگودھا شہر یا اس کے گرد و نواح میں جہاں احمدی تھوڑی تعداد میں آباد ہیں۔ ان پر حملے کرنے لگیں گے ہو سکتا ہے۔ کہ یہ صورت حال بعض بیگناہ احمدیوں کے قتل پر منتج ہو۔ میں نے آج شہر میں مسلح گشت کا بندوبست کر دیا ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ تمام احمدیوں اور ان کے گھروں کی حفاظت کی جا سکے

متعصبانہ سرگرمیاں

سب انسپکٹر سرگودھا سٹی یہ بات بھی میرے علم میں لائے ہیں۔ کہ سرگودھا شہر کے احرار رہنماؤں نے جن کے سرغنہ مولوی محمد عبد اللہ مولوی صالح محمد اور عبد الرشید اشک ہیں فیصلہ کیا ہے کہ احمدیت سر ظفر اللہ اور تمام جماعت احمدیہ کی مذمت کرنے کے لئے ایسے جلوس اکثر نکالے جائیں۔ اور اس طرح یہ لوگوں کے ذہن نشین کیا جائے کہ احمدی واقعی برے ہیں۔ اور ان کا مسلک نفرت انگیز ہے۔ ان جلوسوں اور ان گھٹیا لوگوں کی متعصبانہ سرگرمیوں کو بند کرنے کے لئے یہ لابدی ہے کہ ان سے بڑا سخت گیرانہ سلوک کیا جائے۔ ورنہ امن عامہ اور قیام نظم و ضبط کو بہت سخت خطرہ ہو جائیگا۔ اور نہ صرف سرگودھا شہر میں بلکہ ضلع بھر میں لاقانونیت پھیل جائے گی۔ چونکہ اب ان لوگوں کو ایک اور جلوس نکالنے میں شاید کچھ دن لگ جائیں گے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی کارروائی کرنے سے قبل حکومت کے احکام حاصل کر لوں۔ اگر وہ اس دوران میں کوئی جلوس نکال لیں۔ تو میں حکومت کے احکام کا انتظار کئے بغیر براہ راست کارروائی کر لوں گا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس پر مجھ سے متفق ہیں۔ کہ ان لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے کیونکہ ان کی متعصبانہ سرگرمیوں کو روکنے کا فقط یہی طریقہ ہے۔

تین شرارتی

حکومت کی منظوری ہو۔ تو میں سرگودھا کے مولوی محمد عبد اللہ احراری، مولوی صالح محمد معلم سراج العلوم اور عبد الرشید اشک کے خلاف پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۳ کے تحت پندرہ روز کے لئے کارروائی کرنا چاہتا ہوں اس پندرہ روزہ عرصے میں یہ سوچا جائے گا۔ کہ حکومت انہیں مزید عرصہ کے لئے نظر بند رکھے گی یا نہیں۔ یہ تینوں اشخاص کچھ زیادہ بااثر تو نہیں ہیں مگر کافی شرارتی ہیں۔ اور اشتعال انگیز تقریریں کر سکتے ہیں۔

ذیل کے افراد کے متعلق جنہوں نے جلوس میں بڑے نمایاں انداز میں اور سرگرمی سے حصہ لیا۔ میں قیام امن کی خاطر دفعات ۱۰۷ و ۱۵۱ ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سب تینوں مذکورہ احرار رہنماؤں کے جوشیلے پیروکار ہیں۔ اور ان سے اس بات کا امکان ہے کہ وہ احمدیوں پر حملہ یا ان کی توہین کر کے امن عامہ میں خلل ڈالیں گے۔

(۱) عبد الحمید ولد عمر ارائیں سکنہ بلاک نمبر ۱۱ سرگودھا شہر۔ (۲) بہاء اللہ ولد عطاء اللہ کشمیری سکنہ بلاک نمبر ۱۰ سرگودھا شہر۔ (۳) اللہ رحم ولد اللہ ماہی جنگڑ تاجر لکڑی بلاک نمبر ۱۷، سرگودھا شہر (۴) مجید ولد اللہ بخش گجراتی درزی بلاک نمبر ۴ سرگودھا شہر (۵) یونس ولد عبد الرحمن ارائیں سکنہ بلاک نمبر ۳ سرگودھا شہر (۶) احسان احمد دوکاندار سکنہ بلاک نمبر ۲ سرگودھا شہر

"یہاں اس امر کی جانب توجہ مبذول کرانا بے موقع نہ ہوگا کہ جلوس والے اینٹی مرزائیت نعرے لگانے کے ساتھ "مسلم لیگ زندہ باد" کا نعرہ بھی لگا رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ "مسلم لیگ زندہ باد" کا نعرہ وہ محض اس لئے لگا رہے تھے کہ مقامی مسلم لیگ کارکنوں کی ہمدردیاں نہ کھو بیٹھیں۔ سرگودھا میں ۲۴ اور ۲۵ مارچ کو جو "استحکام پاکستان احرار کانفرنس" منعقد ہوئی اس کے ایک اجلاس کی صدارت کے لئے احرار نے ضلع مسلم لیگ کے صدر میاں محمد سعید قریشی کو بھی دعوت دی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام انتظامات پر اس طرح انہوں نے تقدس کا پردہ ڈالا مجھے معلوم ہوا ہے کہ احرار صوبہ بھر میں ایسی ہی کانفرنسیں کر رہے ہیں۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان اور احمدیوں کے خلاف جلوس نکال رہے ہیں۔ یہ ان کی بڑی سوچی سمجھی مہم نظر آتی ہے۔ ان کی بدگوئی اور دشنام طرازی کی اس مہم کو جب تک اس کے ابتدائی مراحل ہی میں دبا نہ دیا جائے گا۔ ملک میں لاقانونیت کا آنا لابدی ہے۔

(۲) پنجاب سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک [illegible] سٹینو گرافر نے ۲۴ اور ۲۵ مارچ کو سرگودھا میں ہونے والی اس احرار کانفرنس کی کارروائی قلمبند کی تھی۔ اور وہ غالباً اب تک یہ رپورٹ اپنے افسروں کو بھیج چکا ہوگا"

احرار کا شر انگیز رویہ

رپورٹ موصول ہونے پر میاں انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے حسب ذیل نوٹ قلمبند کیا:۔

(۱) انسپکٹر جنرل پولیس سرگودھا کی یہ خطرناک رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔ ایس۔ پی نے کل مجھے ٹیلیفون کیا۔ اور اس نے یہ رپورٹ اجتماعی طور پر آئی جی کے گوش گذار کر دی

(۲) احرار کا طرز عمل صریحاً شرانگیز ہے یہ طرز عمل احمدیوں کے خون کی قیمت پر سستی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے دیدہ و دانستہ اختیار کیا گیا تھا۔ ایک طرف یہ کہنا کہ احمدی زندیق ہیں۔ اور اس حیثیت سے واجب القتل ہیں۔ اور دوسری طرف یہ کہ مسلمانوں کو نمازی ہی نہیں غازی بھی ہونا چاہیئے اس کے سوا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کہ احمدیوں کو قتل کر دیا جائے۔

(۳) ایس پی کے اختیارات کی یوں کھلم کھلا [illegible]

اگر پاکستان کو جمہوری اور ترقی پسند ریاست بنانا ہے۔ تو فرقہ دارانہ سرگرمیوں کو سختی سے دبانا پڑے گا (انور علی)

مقررین خصوصاً وہ جو ہر قسم کے نعرے لگا نا چاہتے تھے۔ خواجہ حکیم محمد عبد اللہ ایم صالح محمد اور عبد الرشید اشک کے خلاف پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۵ کے تحت اور بعض دیگر افراد کے خلاف دفعات ۱۰۷ اور ۱۵۱ ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی کی تجویز ایس پی کے پیش نظر ہے۔ اس معاملہ میں حکومت کا مشورہ انہوں نے چاہا ہے۔ عبد الرشید اشک کو پہلے بھی ایک مرتبہ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کیا جا چکا ہے۔ کیونکہ وہ سابق کانگریسی ہیں۔ اور ان پر پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کا شبہ تھا۔ ایم محمد عبد اللہ رسوا کن حد تک حکومت کے مخالف ہیں۔

(۲) میں کچھ دیر سے اس بات کی حمایت کر رہا ہوں کہ احرار کی فرقہ دارانہ سرگرمیوں کے باعث ان سے بالخصوص سخت گیرانہ سلوک کیا جائے۔ وہ احمدیوں کے خلاف متشددانہ تقریریں کرتے رہے ہیں لہٰذا انہوں نے جس تشدد کی تلقین کی ہے۔ اس کے باعث اوکاڑہ اور کوئٹہ میں احمدیوں کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ اگر پاکستان کو ایک جمہوری اور ترقی پسند ریاست کی حیثیت سے منازل ارتقاء طے کرنی ہیں۔ تو فرقہ دارانہ سرگرمیوں کو سختی سے دبانا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پاکستان قرون مظلمہ کی رجعت پسند ریاست بن جائے گا۔

(۵) "ایم محمد عبد اللہ۔ عطاء اللہ شاہ بخاری اور محمد علی جالندھری سبھی کے سیاسی ریکارڈ موجود ہیں لیکن دفتر بند ہونے کے باعث میں ریکارڈ منسلک نہیں کر سکا۔ اس معاملے کی فوری اہمیت کے پیش نظر میں اسے آئی۔ جی کی خدمت میں دستی بھیج رہا ہوں میرا خیال ہے کہ ہمیں امن۔ قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے میں ڈی سی اور ایس۔ پی کی پوری طرح اعانت کرنی ہوگی۔ اور نہیں ایم محمد عبد اللہ اور عبد الرشید اشک کے خلاف کارروائی کی اجازت دینی پڑے گی۔ جہاں تک ایم صالح محمد کا تعلق ہے۔ اسے تھوڑی دیر کے لئے نظر انداز کر دیا جائے۔ ایس۔ پی دفعات ۱۰۷ اور ۱۵۱ ضابطہ فوجداری کے تحت بھی کارروائی کر لیں۔"

(۶) "احرار آج رات۔ لائلپور میں ایک اور کانفرنس کر رہے ہیں۔"

قابل گرفت تقریریں اور نعرے

مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کے زیر ہدایت مسٹر عطاء محمد نون اے۔ ڈی۔ آئی۔ جی نے یکم اپریل ۱۹۵۲ء کو ایس۔ پی سرگودھا کو ٹیلیفون کر کے بتایا کہ وہ اگر بعض اشخاص کے خلاف دفعات ۱۰۷ و ۱۵۱ ضابطہ فوجداری کے تحت کوئی کارروائی کرنا چاہیں تو کر لیں۔ مگر سیفٹی ایکٹ کے تحت نا پسندیدہ بات ہے۔ مسٹر نون نے ایس۔ پی سے یہ بھی کہا کہ اگر وہ اس بارے میں ڈی۔ آئی۔ جی سے مزید گفتگو کرنا چاہیں۔ تو لاہور آ جائیں۔ ایس۔ پی کی رپورٹ میاں انور علی کے ۲ اپریل ۱۹۵۲ء کے حکم کے مطابق پی۔ آئی کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجدی گئی۔ کہ اس معاملے میں کوئی قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے یا نہیں

پی آئی نے اسی روز رپورٹ بھیجی کہ ان تقریروں اور نعروں کے متعلق تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۵۳ الف ۲۹۵ الف کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے

یکم اپریل ۱۹۵۲ء کو سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا نے سپرنٹنڈنٹ پولیس (سی۔ آئی۔ ڈی) کو ڈی۔ او مراسلہ نمبر SS-۱۹۲۲ بھیجا جس میں یہ اطلاع مذکور تھی کہ ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۵۲ء کی کانفرنس کی کارروائی کی تفصیلات سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک اردو سٹینوگرافر نے قلمبند کی ہیں۔ کانفرنس کے اجلاس ختم ہونے پر کوئی جلوس نہیں نکلا۔ سابقہ اجلاس کے بعد گھر واپس جاتے ہوئے بعض افراد نے اینٹی احمدیہ نعرے مثلاً "مرزائیت مردہ باد" "ظفر اللہ خان مردہ باد" بلند کئے۔ اس سے قبل ۲۸ مارچ کو نماز جمعہ کے بعد احرار کارکنوں نے ایک جلوس ضرور نکالا تھا۔ جس کی تفصیلات ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کو پہلے ہی بھیجی جا چکی ہیں۔

۴۔ اپریل ۱۹۵۲ء کو جمعہ تھا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے ۲۸ مارچ کے خفیہ میمورنڈم سے پیوستہ حسب ذیل میمورنڈم ارسال کیا۔

"میں نے مولوی محمد عبد اللہ افسر احرار اور مولوی خلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد گول چوک اور مولوی محمد شفیع خطیب جامع مسجد سرگودھا کو ۲ اپریل ۱۹۵۲ء کو اپنے دفتر میں طلب کیا۔ اور ان سے طویل گفت و شنید کی۔ میں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ احمدیوں کے خلاف جلوس نہ نکالیں۔ کیونکہ احمدیت چوہدری ظفر اللہ خان اور مرزا محمود احمد کے خلاف بر سر عام نعرے لگا کر نہ ان کے اپنے مذہب کی حالت بہتر ہوگی۔ اور نہ احمدیوں ہی کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ اس طرح تو فقط امن عامہ درہم برہم ہوگا۔ ان کا ملک اور ان کی حکومت دنیا کے دوسرے ملکوں کی نگاہوں میں رسوا اور بے توقیر ہوگی۔

مجھے اندیشہ تھا کہ احرار آج نماز جمعہ کے بعد احمدیوں کے خلاف پھر جلوس نکالیں گے۔ اس وجہ سے میں نے شہر میں گشت لگانے کے لئے پولیس کے کافی انتظامات کر دیئے۔ کافی مسلح پولیس لے کر میں خود بھی شہر میں گیا۔ اور پولیس کی گاڑیوں میں بڑے بڑے بازاروں میں گشت لگائی۔ مسٹر ڈی۔ ایم خان عبد الہادی خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حسب ہدایت میرے ہمراہ تھے۔ احرار نے آج کوئی جلوس نہیں نکالا۔

"اگر احرار کارکن اور ان کے حامی پر امن انداز سے رہیں۔ اور احمدیوں کے مخالف کوئی جلوس نہ نکالیں۔ تو میں ان کے خلاف سیکورٹی کی دفعات یا کسی اور قانون کے تحت فی الحال کوئی کارروائی نہیں کروں گا۔ تاہم میں صورت حال کا بغور مطالعہ کرتا رہوں گا۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانفرنس کی کارروائی کے متعلق سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء کی رپورٹ ۳ اپریل سے قبل کسی وقت وزیر اعلیٰ کی نظر سے گزر چکی تھی۔ جب مسٹر انور علی نے مسل میں ذیل کا نوٹ لکھا۔

"سرگودھا کانفرنس کی تقریروں کی تفصیل سی۔ آئی۔ ڈی کے ایک سٹینوگرافر نے قلمبند کی تھی۔ پراسیکیوٹنگ برانچ نے ان کا جائزہ لیا ہے۔ ہمیں مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ بتلائے مقدمہ بننے کے لائق نہیں ہیں۔ تاہم وہ قابل اعتراض ضرور ہیں۔ کیونکہ ان کا مقصد احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا ہے۔"

> **مندرجہ ذیل شہروں میں روزنامہ الفضل کے لئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔**
>
> مردان۔ نوشہرہ۔ رسالپور رینکانہ صاحب چونڈہ۔ ملتان۔ قصور۔ کیمبل پور کنڑی سندھ
>
> خواہشمند حضرات اس سلسلہ میں منیجر روزنامہ الفضل سے تفصیلات طلب فرمائیں
>
> (منیجر الفضل)

متضاد آراء

پراسیکیوٹنگ برانچ کی واحد رائے جو مسل میں موجود ہے۔ وہ پراسیکیوٹنگ انسپکٹر نے ۲ اپریل ۱۹۵۲ء کو ظاہر کی ہے۔ اور یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ پراسیکیوٹنگ برانچ کی ایک اور متضاد رائے بعد میں کب اور کیونکر حاصل کی گئی۔ تاہم مسٹر انور علی نے مشورہ دیا۔ کہ حکومت اس کی منظوری دے۔ تو صوبہ بھر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ خبردار رہیں۔ اور فساد کا اندیشہ ہو۔ تو احرار کی کانفرنسوں کو ممنوع قرار دے ڈالیں ہوم سیکرٹری نے اس پر یہ لکھا۔ کہ احرار کی کانفرنسوں پر پابندی لگانے کے متعلق ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کے مشورہ پر علیحدہ عمل ہو رہا ہے

۱۷ اپریل ۱۹۵۲ء کو مسٹر انور علی نے اس کیس پر یہ نوٹ لکھا۔ کہ وزیر اعلیٰ سرگودھا جا رہے ہیں ان کی واپسی پر سپرنٹنڈنٹ پولیس سے کہا جائے۔ کہ وہ تمام متعلقہ کاغذات لے کر لاہور پہنچ جائیں۔ اس وقت اس معاملہ پر غور کیا جائیگا اور حکومت کے پاس تجاویز پیش کی جائیں گی۔

ملک حبیب اللہ سپرنٹنڈنٹ پولیس (بی) نے ۶ مئی ۱۹۵۲ء کو یہ نوٹ لکھا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا پہلے ہی غالباً ۲۱ یا ۲۲ اپریل کو ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) اور آئی۔ جی سے مل چکے ہیں۔ اور تجاویز پر غور ہو چکا ہے۔ جیسا کہ مسل میں مسٹر لودھی کے نوٹ مورخہ ۲۴ اپریل سے ظاہر ہے۔ اس بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیونکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس سرگودھا نے اپنے میمورنڈم مورخہ ۴ اپریل ۱۹۵۲ء کو لکھا۔ کہ احرار کے ٹھیک طرز عمل اختیار کرنے پر انہوں نے ان کے خلاف کارروائی ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

> **احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات مع جواب**
>
> منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
>
> اردو انگریزی میں
>
> ۵ کا رڈ آنے پر
>
> **مفت**
>
> عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرگودھا میں احرار نے اشتعال انگیز تقریریں کیں اور جماعت احمدیہ کے قابل احترام رہنماؤں کو گندی گالیاں دیں

مرکزی مداخلت پر احتجاج

ڈاکٹر حافظ مسعود احمد سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا نے صوبائی اور مرکزی حکومت کو تار بھیجے جن میں احرار سرگودھا کے طرز عمل کی شکایت کی اسی مفہوم کے کچھ تار انہوں نے بعض اخبارات کے نام بھی بھیجے۔ وزیر داخلہ کے نام تار میں یہ الزام عائد کیا گیا کہ کانفرنس میں محمد علی جالندھری، عطاء اللہ شاہ بخاری اور دوسرے مقرروں نے لاقانونیت کی تلقین کی۔ اور عوام کو ابھارا کہ وہ طاقت سے کام لے کر احمدیوں کو ختم کر ڈالیں اور ہفتہ بھر کے اندر اندر چوہدری ظفر اللہ خان سے پیچھا چھڑا لیں۔ انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان کے متعلق کہا کہ وہ خضر حیات خان ٹوانہ سے بھی کہیں زیادہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اس کانفرنس میں حاضرین سے احمدیوں کو ختم کرنے کی قسم اٹھوائی گئی تقریروں کے بعد آدھی رات کو پرجوش افراد کا ایک جلوس شہر کے مختلف حصوں میں پھرتا اور چوہدری ظفر اللہ خان اور امام جماعت احمدیہ کے خلاف نعرے لگاتا رہا۔ اس شکایت میں یہ بھی کہا گیا کہ احمدیوں کا جان و مال خطرے میں ہے۔ اور سخت خطرناک نتائج و عواقب کا اندیشہ ہے

وزارت داخلہ نے یہ تار چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کے نام اپنے مراسلہ نمبر ۴/۱/۵۲/۷۷ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ء میں بھیجا اور استدعا کی کہ کانفرنس کے متعلق اس وزارت کو جلد از جلد رپورٹ ارسال کر دی جائے۔ یہ تار مسٹر انور علی ڈی۔ آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) کے پاس ۵ اپریل ۱۹۵۲ء کو پہنچا۔ تو انہوں نے امن و قانون اور نظم و ضبط میں جو ایک صوبائی معاملہ ہے، مرکز کی مداخلت پر شدید احتجاج کیا۔

انہوں نے لکھا "مرکزی وزارت داخلہ میں ہر معاملہ کے متعلق رپورٹ طلب کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ طرز عمل کام کو غیر ضروری طور پر بڑھا دیتا ہے۔ مرکزی حکومت کوئی حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ لہذا محض اس کی اطلاع کے لئے رپورٹیں مرتب کرنے پر جو محنت ہوتی ہے وہ سب ضائع چلی جاتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس معاملے میں مرکزی حکومت کے لئے صحیح طریق کار یہ تھا کہ تار ضروری کارروائی کے لئے صوبائی حکومت کو بھیج دیا جاتا۔ امن و قانون اور نظم و نسق کے معاملات میں صوبائی حکومت سب سے اعلیٰ حاکم ہے۔ اگر رپورٹیں طلب کی جانے لگیں تو اس سے عوام کی خواہ مخواہ حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ صوبائی حکومت کے سربراہ سے اوپر ہی اوپر جا کر مرکز کی مداخلت کا تقاضا کرنے لگیں . . . چونکہ گذشتہ ایام میں مرکز نے بہت زیادہ حوالے طلب کئے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ اس صورت حال سے چیف سیکرٹری اور عزت مآب وزیر اعلیٰ کو باخبر کر کے ان کے احکام حاصل کئے جائیں۔

تاہم مرکزی حکومت کے استفسار کے جواب میں اسے ایس۔ پی کا میمورنڈم نمبر ۲۸۵/۸۷ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو بھیجا گیا۔ اس کے بعد حافظ مسعود احمد نے ۲۹ مارچ کو وزیر داخلہ کے نام حسب ذیل تار بھیجا:

ہمارے پہلے تار میں جس خدشہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ صحیح ثابت ہوا ہے۔ احرار کانفرنس کے اثرات اب ہویدا ہونے لگے ہیں۔ مشتعل ہجوموں کے جلوس نماز جمعہ کے بعد نکلتے ہیں۔ جن میں احمدیوں اور ان کے صد درجہ مکرم و محترم امام اور وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف بڑے اشتعال انگیز نعرے لگائے جاتے ہیں۔ اور اس طرح حکومت اور [illegible] کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ مزید شورش کا اندیشہ ہے۔ مؤثر پابندیاں ناگزیر ہیں۔

مرکزی حکومت نے یہ تار چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کو اطلاعاً بھیج دیا اور کہا کہ صوبائی حکومت اس باب میں جو کارروائی مناسب سمجھے کرے۔

کانفرنس کے متعلق خبر

احرار کانفرنس سرگودھا کی کارروائی "شعلہ" مورخہ ۲۸ مارچ میں ذیل کے عنوانات کے تحت شائع ہوئی:

(۱) جب تک سر ظفر اللہ وزیر خارجہ ہے کشمیر پاکستان کو نہیں مل سکتا (مولانا محمد علی جالندھری، بحوالہ تقریر اللہ رکھا ساغر)

(۲) ظفر اللہ پاکستان کا وفادار نہیں۔ حکومت کی مشینری کے پرزے مرزا محمود کی مرضی کے مطابق تبدیل کئے جاتے ہیں (مولانا [illegible])

(۳) ہم جان دے دیں گے لیکن نبی علیہ السلام کی نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ (امیر شریعت)

(۴) الفاظ کو قائم رکھ کر اس کا مفہوم [illegible] زندیق ہے۔ اور زندیق اسلام میں [illegible] ہر مرزائی حکومت کی ڈیوٹی بعد [illegible] اور مرزا محمود کا حکم پہلے مانتا ہے۔ حکومت [illegible] وہ حکم جو مرزا محمود کی پالیسی سے ٹکر [illegible] جائے۔ مرزائی ملازم اس کی تعمیل کرتا ہے (مولانا محمد علی)

اس خبر میں لکھا ہے کہ کانفرنس کے اختتام پر دس ہزار نوجوانوں نے "سر ظفر اللہ مردہ باد" "مرزا بشیر محمود مردہ باد" "ظفر اللہ وزارت سے مستعفی ہو جائے" وغیرہ وغیرہ نعرے لگاتے ہوئے شہر میں جلوس نکالا۔ انہوں نے اپنے نعروں میں یہ بھی کہا کہ اگر حکومت ان دجالوں کی طرف فوری توجہ کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ تو اس غلطی کی ساری ذمہ داری حکومت کے کندھوں پر آئے گی۔ چوہدری ظفر اللہ پیرس سے مراجعت پر ربوہ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ تو انہوں نے اپنے پروگرام کا سرکاری طور پر اعلان کیا۔ ربوہ میں انہوں نے سرکاری افسروں سے ملاقات کی۔ ربوہ کا سفر خرچ انہوں نے سرکاری خزانے سے لیا۔ وہ حکومت کے وفادار نہیں ہیں۔ انہوں نے قادیان کے عوض کشمیر ہندوستان کو دے ڈالنے کا سودا کیا [illegible] عوام ایسی صورت حال پیدا کرنے میں حق بجانب ہوں گے جو اس دجال بن دجال اور اس کے چیلوں چانٹوں کو پاکستان سے راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دے۔ مرزا البشیر الدین محمود دجال اعظم اور چودھویں صدی کا مسیلمہ کذاب ہے۔ ہندوستان میں تو صرف ایک لاکھ مسلمان لڑکیاں رہ گئیں۔ لیکن مرزائی اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔ تو وہ چار لاکھ لڑکیوں کی آبرو ریزی کریں گے۔

کانفرنس کی کارروائی اور "شعلہ" میں شائع ہونے والی رپورٹ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے بعض احمدیوں کا وفد ہوم سیکرٹری کی موجودگی میں چیف سیکرٹری سے ملا۔ اس معاملے کے متعلق بعد میں جو کارروائی ہوئی۔ اس کا ریکارڈ یہ ہے۔

(۱) "چلو احمدی شرفا کا ایک وفد جس میں شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ بھی شامل تھے۔ سرگودھا میں احرار کی حالیہ کانفرنس کے سلسلے میں اپنی شکایات پیش کرنے کے لئے [illegible] چیف سیکرٹری سے ملا۔ میں بھی اس ملاقات کے دوران میں وہاں موجود تھا۔ ان کی شکایت اجمالی طور پر یہ تھی۔ کہ کانفرنس میں ہونے والی تقریریں بہت قابل اعتراض رجحان لئے ہوئے تھیں۔ اور ان میں حد درجہ دشنام طرازی کی گئی تھی ان کا کہنا تھا کہ ایک مقرر نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ احمدی چونکہ زندیق ہیں۔ اسلئے ان کا استیصال کر دیا جائے۔ انہوں نے دونوں منسلکہ اخبار بھی چیف سیکرٹری کو دیئے۔

(۲) کیا ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) از راہ کرم حکومت کی اطلاع کے لئے وہ رپورٹ پیش کریں گے جو انہیں اپنے سرگودھا کے عملہ سے اب تک مل چکی ہوگی؟ اگر تقریروں کو موقع پر من وعن نقل کیا گیا تھا۔ تو وہ از راہ کرم ان کا متن حاصل کرنے کی کوشش بھی کریں تاکہ ان کا جائزہ لے کر یہ اندازہ کیا جائے۔ کہ وہ قابل اعتراض ہیں یا نہیں؟

(۳) میں اس سلسلے میں یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے ۲۱ مارچ کو جمعہ کے روز مجھے ٹیلیفون پر کہا تھا کہ احرار ایک جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ جس میں احمدیوں کے خلاف نعرے لگائے جائیں گے۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ حکومت اس بارے میں کیا پالیسی چاہتی ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ احرار احمدی نزاع کے متعلق حکومت کی پالیسی کی تفصیلات پہلے ہی تمام ڈپٹی کمشنروں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ انہیں یہ تفصیلات ملاحظہ کر کے ان کی روشنی میں اپنی قوت فیصلہ سے کام لینا چاہیئے۔ تا حال ڈی۔ سی کی جانب سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ (دستخط) ایس غیاث الدین احمد مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۲ء

اعلان دار القضاء

زینب بی بی صاحبہ کی درخواست بنام منشی شیر محمد صاحب معرفت صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈاکخانہ کھیلا گوٹھ مہر محمد بوہا تحصیل جیمس آباد ضلع میرپور خاص سندھ کی سماعت بتاریخ ۵۲/۶/۱۰ مقرر ہے منشی شیر محمد صاحب کو رجسٹرڈ خط کے ذریعہ اطلاع بھجوائی گئی تھی لیکن ان کو موصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منشی شیر محمد صاحب موصوف تاریخ مقررہ ۵۲/۶/۱۰ پر دار القضاء ربوہ میں اصالتاً تشریف لائیں۔ ممکن ہے ان کے آنے سے فریقین کا کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ بصورت عدم حاضری فیصلہ ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)